

## اسرائیل آئی سی سی کے دائرہ اختیار سے کیسے بچتا ہے

اگر عالمی فوجداری عدالت (آئی سی سی)، جسے دنیا کے بدترین جرائم کی سزا دینے کا کام سونپا گیا ہے، ایک قوم کی چالاکانہ چوری کے سامنے بے بس ہو جائے تو کیا ہو گا؟ اسرائیل نے آئی سی سی کے تکمیلی اصول کو ایک ڈھال میں تبدیل کر دیا ہے، جو کہ جعلی تحقیشوں کے ذریعے آزادانہ تحقیقات کو روکتا ہے۔ یہ مضمون انکشاف کرتا ہے کہ اسرائیل اس قانونی خلا کا کس طرح استھصال کرتا ہے، ایک دوہر اعدالتی نظام نافذ کرتا ہے جو مظلوم فلسطینیوں کے مقابلے میں پر تشدد آباد کاروں کو ترجیح دیتا ہے، اور امریکی پابندیوں پر انحصار کرتا ہے جو Visa/Mastercard، SWIFT، اور فلاٹی لسٹ کے ذریعے آئی سی سی کے جھوٹوں کو مفلوج کر دیتی ہیں۔ ہند رجب اور فخر کے پیر امیڈ ک قتل عام اس حکمت عملی کی گہرائی کو ظاہر کرتے ہیں، جو فوری بین الاقوامی عمل کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔

## تکمیلی اصول کا استھصال

آئی سی سی کا تکمیلی اصول، جو روم سٹیٹوٹ کے آریکل 17 میں درج ہے، صرف اس صورت میں مداخلت کی اجازت دیتا ہے جب کوئی ریاست اپنے دائرہ اختیار کے اندر جرائم کی خلوص نیت سے سزا دینے کے لیے "ناخواہ شمندیانا ناکام" ہو۔ اسرائیل اس شق کا مذاق اڑاتے ہوئے اس کا استھصال کرتا ہے، سطھی اندر وی تحقیقات کرو اکر جو آئی سی سی کی نگرانی کو ناکام بنانے کے لیے ایک پرده کے طور پر کام کرتی ہیں۔ جنوری 2024 میں ہند رجب کے معاٹے میں، آئی ڈی ایف نے ابتدائیں کسی بھی شمولیت سے انکار کیا، دعوی کیا کہ اس جگہ کے قریب کوئی فوجی نہیں تھے جہاں ایک 6 سالہ لڑکی اور اس کا خاندان ٹینک کی فاتر نگ سے ہلاک ہوئے، اور ان کو بچانے کے لیے بھجی گئی ایک ایمبو لینس تباہ کر دی گئی، جس میں دو پیر امیڈ کس ہلاک ہوئے۔ صرف اس وقت جب ویڈیو ثبوت اور فورن زک آر کیٹلیکچر کی آزاد تحقیقات نے ثابت کیا کہ آئی ڈی ایف کا ٹینک ذمہ دار تھا، آئی ڈی ایف نے "غلطیاں" تسلیم کیں، لیکن کوئی فوجداری الزامات عائد نہیں کیے گئے۔ صرف ایک ابتدائی جائزہ لیا گیا جس نے فوجیوں کو غلطی سے بری کر دیا۔ اسی طرح، فخر قتل عام میں، آئی ڈی ایف نے جھوٹا دعوی کیا کہ انسانی ہمدردی کے گاڑیاں "مشکوک" تھیں اور حماس سے منسلک تھیں، جس میں PRCS اور اقوام متحده کے عملے سمیت 15 امدادی کارکنوں کو ایک اعدام کی طرز کے حملے میں ہلاک کر دیا گیا۔ ویڈیو فویچ نے بعد میں اس روایت کی نفی کی، جس سے آئی ڈی ایف کو غلطیوں کا اعتراف کرنا پڑا، لیکن 20 اپریل 2025 کی

تقتیش صرف "پیشہ و رانہ بد سلوکی" کے نتائج کے ساتھ ختم ہوئی، ایک نائب کمانڈر کو ہٹایا گیا اور دوسرے کو بغیر فوجداری ذمہ داری کے نظم و ضبط کیا گیا۔

یہ تحقیقات نہ تو آزاد ہیں اور نہ ہی سخت، جو فوجیوں کے خود پسند انسیانات پر اختصار کرتی ہیں جبکہ متأثرین کے بیوتوں اور انسانی حقوق کی روپرٹس کو نظر انداز کرتی ہیں۔ آئی ڈی ایف کا نمونہ 2008-2009 کے غزہ جنگ کے بعد 47 تحقیقات شروع کرنا جن میں 61% سے کم الزامات عائد کیے گئے۔ اس کی خلوص نیت سے سزا دینے کی عدم خواہش کو واضح کرتا ہے۔ اسرائیل آئی سی سی کے اختیار کو بھی چیلنج کرتا ہے، فلسطین کی ریاستی چیزیت پر تباہ عہ کرتا ہے باوجود اس کے کہ 2015 میں روم سٹیٹوٹ میں شمولیت اختیار کی گئی، یہ موقف 21 نومبر 2024 کو ابتدائی چیزبرائی نے مسترد کر دیا جب اس نے دائرہ اختیار کی تصدیق کی اور نینتی یا ہو اور گالنٹ کے لیے گرفتاری کے وارنٹ جاری کیے۔ 5 جون 2025 کو سیکریٹری آف اسٹیٹ مارک روہیو کے ذریعے اعلان کروہ آئی سی سی کے جھوٹ کے خلاف حالیہ امریکی پابندیاں اس فرار کو مزید خراب کرتی ہیں۔ سولومی بالنگی بوسا، لوزڈیل کار میں ایپیانیز کار ازا، رین ایڈیلیڈ سو فی ایلا پیٹنی گانسو، اور بیٹی ہول جھوٹ کو نشانہ بناتے ہوئے، یہ اقدامات امریکی اٹاؤں کو منجد کرتے ہیں اور سفری پابندیاں عائد کرتے ہیں، غالباً SWIFT نیٹ ورک کے ذریعے ان کے بینک اکاؤنٹس کو منجد کرتے ہیں اور خدمات کو معطل کرتے ہیں، جیسا کہ پر اسیکیوٹر خان کے رکاوٹ شدہ رسائی کے معاملے میں دیکھا گیا۔ یہ امریکی حمایت، جو خود مختاری کے دعوؤں پر بنتی ہے، آئی سی سی کے عمل کو تاخیر کا شکار کرتی ہے، اسرائیل کے فرار کو ایک دانستہ تکمیلی اصول کے غلط استعمال کے طور پر مضبوط کرتی ہے تاکہ دستاویزی مظالم کے لیے انصاف سے بچا جاسکے۔

### مختلف عدالتی معیارات: فلسطینی بمقابلہ پر تشدید آباد کار

اسرائیل کا عدالتی نظام ایک جبر کے آئے کے طور پر کام کرتا ہے، ایک دوہر اقانومی نظام نافذ کرتا ہے جو مقبوضہ علاقوں میں مساوی تحفظ کے لیے چوتھے جنیوا کنوشن کے مینڈیٹ کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ فلسطینی، جن میں 12 سال کی عمر کے بچے بھی شامل ہیں، ایک فوجی عدالتی نظام کے تابع ہیں جو پتھر پھینکنے جیسے معمولی جرائم کو سخت اقدامات سے سزا دیتا ہے۔ ڈیفس فار چلڈرن فلسطین رپورٹ کرتا ہے کہ ہر سال 500-700 بچوں کو حراست میں لیا جاتا ہے، جو تشدید، تہائی، اور قانونی نمائندگی کے بغیر زبردستی اعترافات کا سامنا کرتے ہیں، جیسا کہ ہیومن رائٹس ویچ کی 2015 کی رپورٹ میں سیکیورٹی فورسز کے بد سلوکی کے بارے میں دستاویزی طور پر درج ہے۔ 2022 میں 137 بچوں کو حراست میں لیا گیا، اور 2023 میں ایک مہلک اضافہ دیکھا گیا، جس میں دی گارڈین کی 2024 کی رپورٹ کے مطابق، کسنوں کے سناپر کے ہاتھوں قتل بھی شامل ہیں۔ یہ مقدمات اکثر قید کا باعث بنتے ہیں، جو بچوں کے حقوق سے متعلق کنوشن کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

اس کے برعکس، مغربی کنارے میں 700,000 سے زیادہ پر تشدید اسرائیلی آباد کار شہری قانون کے تحت کام کرتے ہیں، زین کے قبضے اور حملوں کے لیے استثنی سے لطف انداز ہوتے ہیں۔ بی ٹسلم کی 2021 کی رپورٹ، ”یہودی برتری کا ایک نظام“، تفصیل سے بناتی ہے کہ کس طرح مسلح اور آئی ڈی ایف کے چوکیوں کی حمایت یافتہ آباد کاروں نے آگ زنی، ماریٹ، اور قتلوں کے ذریعے مغربی کنارے کی زین کا 50% سے زیادہ قبضہ کیا ہے۔ 2015 میں دو ماں میں آگ زنی کا حملہ، جس نے ایک فلسطینی خاندان کو ہلاک کیا، برسوں کی تاخیر کے بعد صرف ایک آباد کار کو سزا دی گئی، جبکہ دیگر انصاف سے بچ نکلے۔ ایڈمیر کی 2023 کی رپورٹ تصدیق کرتی ہے کہ فوجی عدالتیں آباد کاروں کو خارج کرتی ہیں، جو نرم شہری کارروائیوں یا بالکل کوئی کارروائی نہ ہونے سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جبکہ ہائی کورٹ آف جسٹس زین کے قبضے کو ”سیکیورٹی“ اقدامات کے طور پر منظوری دیتا ہے۔ یہ تقاویت نسل پرستی کے غلبے کے نظام کو مضبوط کرتا ہے، جو روم سٹیٹ کی اپارٹمنٹ کی تعریف کی واضح خلاف ورزی ہے۔

## لیس اسٹیڈیز: ہند رجب اور فتح پیر امید ک قتل عام

ہند رجب اور فتح پیر امید ک قتل عام اسرائیل کی فرار کی حکمت عملیوں کی واضح مثالیں ہیں۔ جنوری 2024 میں، ہند، ایک 6 سالہ لڑکی، اور اس کا خاندان غزہ شہر میں آئی ڈی ایف کے ٹینک فائر سے ہلاک ہوئے، اور ایک ایمبو لینس کے ذریعے بچاؤ کی لوشش بھی نشانہ بنی، جس میں پیر امید کس یوسف زینو اور احمد المذہون ہلاک ہوئے۔ آئی ڈی ایف نے جھوٹ بولا کہ کوئی فوجی موجود نہیں تھے، یہاں تک کہ فورنیک آرکیٹیکچر کی 2024 کی تفتیش، جو ویدیو اور آڈیو ثبوتوں کی حمایت سے تھی، نے ثابت کیا کہ ٹینک نے 13-23 میٹر سے فائر کیا۔ کوئی فوجداری الزامات عائد نہیں کیے گئے۔ فوجیوں کو ”پیشہ و رانہ بدسلوکی“ کے بہانے بری کر دیا گیا۔ اسی طرح، 23 مارچ 2025 کو فتح حملے میں، PRCS اور اقوام متحده کے عملے سمیت 15 امدادی کارکنوں کو ایمبو لینسون اور ایک اقوام متحده کے گاڑی پر حملے میں اعدام کیا گیا۔ آئی ڈی ایف نے حماس کے ساتھ روابط کا جھوٹا دعویٰ کیا، لیکن ایک پیر امید ک کے فون سے ویدیو فوٹج نے جھوٹ کو بے نقاب کیا، جس سے ظاہر ہوا کہ گاڑیاں روشنیوں کے ساتھ فائرنگ کے نیچے تھیں۔ 20 اپریل 2025 کی تفتیش نے صرف ”پیشہ و رانہ ناکامیوں“ کو پایا، ایک نائب کمانڈر کو ہٹایا گیا بغیر فوجداری ذمہ داری کے، حالانکہ پوست مارٹم نے جان بوجھ کر قتلوں کی تصدیق کی۔

بہ مقدمات اسرائیل کے نمونے کو نمایاں کرتے ہیں: جب تک ناقابل تردید ثبوت سامنے نہ آئیں جھوٹ بولنا، پھر مجرموں کو بری کرنے کے لیے جعلی تحقیقات کرنا، تکمیلی اصول کا استھان کر کے آئی سی سی کے دائرہ اختیار کروکنا۔ آئی سی سی کے جھوں کے خلاف امریکی پابندیاں، جوان کی مالی اور سفری صلاحیتوں کو خلل ڈالتی ہیں، اس استثنی کو مزید مضبوط کرتی ہیں، عدالت کو عمل کرنے سے عاجز بناتی ہیں۔

## قانونی بنیاد اور بین الاقوامی مضرات

اسرائیل کے اقدامات اپارٹھائیڈ کنوشن اور روم سٹیٹوٹ کی خلاف ورزی کرتے ہیں، جو اپارٹھائیڈ کو ایک نسل کے گروہ کی طرف سے دوسرے پر منظم ظلم کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ کی 2021 اور ایمنسٹی انٹر نیشنل کی 2022 کی رپورٹس یہ نتیجہ اخذ کرتی ہیں کہ اسرائیل کی پالیسیاں اس دلیل کو پورا کرتی ہیں، جن میں امتیازی قوانین، نقل و حرکت پر پابندیاں، اور قتل کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اقوام متحده کے خصوصی نمائندہ نے 2022 میں مقبوضہ علاقوں میں اپارٹھائیڈ کی تصدیق کی، ایک نتیجہ جسے اسرائیل سیاسی قرار دیتے ہوئے مسترد کرتا ہے۔ آئی سی کی ان جعلی تحقیقات کو منسون کی نااہلی 2024 کے وارنٹس کے باوجود امریکی پابندیوں سے مزید خراب ہوتی ہے۔ SWIFT نیٹ ورک، جو امریکی دائرہ اختیار کے تحت ہے، عالمی بینکوں کے اکاؤنٹس مخدوم کرنے پر مجبور کرتا ہے، جبکہ Mastercard/Visa کریڈٹ خدمات معطل کرتی ہے، اور فلاٹ لسٹ میں شامل ہونا سفری پابندیاں عائد کرتا ہے، جیسا کہ خان کے معاملے میں دیکھا گیا۔ آئی سی اور اقوام متحده اسے انصاف پر حملہ قرار دیتے ہیں، جبکہ یورپی یونین ایک روکنے والا قانون تجویز کرتی ہے، لیکن اسرائیل کا فرار جاری ہے۔

اسرائیل کا آئی سی کے دائرہ اختیار سے فرار ایک حساب شدہ حکمت عملی ہے، جو تکمیلی اصول کا غلط استعمال کر کے ایک دوہری قانونی نظام کو برقرار رکھتی ہے جو فلسطینیوں کو ظلم کا شکار بنتا ہے جبکہ آباد کاروں اور فوجیوں کی حفاظت کرتا ہے۔ ہند رجب اور فخ کے قتل عام، ان کے بے نقاب کردہ جھوٹ اور جرم سے بری ہونے کے ساتھ، اور آئی سی کے جمیں کو مفلوج کرنے والی امریکی پابندیاں، اس نظام کے ناقابل تردید ثبوت ہیں۔ بین الاقوامی برادری کو عمل کرنا چاہیے۔ آزاد تحقیقات کا مطالبہ کرنا، جوابی پابندیاں عائد کرنا، اور آئی سی کے وارنٹس کو نافذ کرنا۔ تاکہ اس اپارٹھائیڈ نمائڈھانچے کو ختم کیا جاسکے اور متأثرین کو انصاف دلایا جاسکے۔